مولانا عزیز زبیدی (واربرٹن ۔ شیخوپورہ)

دوام حدیث

شراب خانہ خراب

"عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لعن اللہ الخمر وشاربھا وساقیھا وبائعھا ومبتاعھا وعاصرھا ومعتصرھا وحاملھا والمحمولۃ الیہ" (ابوداؤد)

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

لعنتی لوگ:

"شراب پر، پینے، پلانے، خریدنے، بیچنے، نچوڑنے، بنانے، اٹھانے والے اور اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے جس کے پاس اسے اٹھا کر لے جائیں۔"

یعنی شراب خانہ خراب سے جو شخص جتنا اور جیسا کچھ متعلق ہوتا ہے، وہ لعنتی ہے۔ اس پر خدا کی پھٹکار اور لعنت ہے۔

لعنت صرف گالی یا بددعا نہیں بلکہ ہر اعتبار اور ہر پہلو سے بالکلیہ محرومی کا نام ہے۔ اس محرومی میں دھتکار بھی شامل ہوتی ہے کہ اپنی عنایات سے محروم کر کے اسے راندۂ درگاہ کر دیا جاتا ہے جس کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ سب کچھ کے باوجود اس کے پلے کچھ نہیں رہتا، خدا نہ رسول، رحمت نہ آخرت!

جن چیزوں پر لعنت کی گئی ہے اس سے مراد تحدید نہیں بلکہ وہ تعلق ہے جو شراب کے وجود کے لئے سبب بن سکتا ہے۔ وہ فرد ہو یا خاموش تماشائی قوم، پینے والا ہو یا پلانے والا، اس کے کاروبار کرنے والے ہوں یا بنانے اور تیار کرنے والے، اس کی مزدوری کر کے پیٹ بھرنے والے ہوں یا اسے لے جا کر کہیں ٹھکانے لگانے والے، ـــــ اس کے سبب سے اس کو اپنی نمود اور ظہور کا موقعہ ملا ہو یا اس کو محدود اور غیر محدود دائرے میں اپنے بال و پر پھیلانے کی سکت ملی ہو، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے حسب ارشاد، وہ سب لعنتی ہیں ـــــ اس فارمولے کے تحت ہر فرد اور قوم اپنا اپنا جائزہ لے سکتی ہے کہ کس لحاظ سے اس کا نام "شراب" کے کھاتہ میں آسکتا ہے۔

شرابی کی دنیا بھی ذلیل :

"عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اتی برجل قد شرب فقال اضربوه فمنا الضارب بیده والضارب بثوبه والضارب بنعله ثم قال بكتوه فاقبلوا علیه : یقولون : ما اتقیت الله ما خشیت الله وما استحییت من رسول الله - الحدیث (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شرابی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے پیش کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کی پٹائی کرو۔ چنانچہ (ہم سب پل پڑے) ہم میں سے کوئی تو اسے چپیڑیں مار رہا تھا اور کوئی اسے کپڑے (کے رسے بناکر) سے مار رہا تھا اور کوئی جوتوں سے اس کی پٹائی کر رہا تھا ـــــ پھر آپؐ نے فرمایا، اس کو سرزنش بھی کرو۔ چنانچہ کسی نے اس سے کہا "تمہیں خدا کا ڈر (بھی) نہ آیا" (کوئی بولا) "تجھے اللہ کے عذاب کا (بھی) خوف نہ آیا؟" اور (کوئی بولا) "تم نے اللہ کے رسولؐ سے حیا نہ کی؟"

بعض روایات میں لاٹھیوں اور چھڑیوں کا بھی ذکر آیا ہے (ابوداؤد)

"فمنهم من ضربه بالنعال ومنهم من ضربه بالعصا ومنهم من ضربه بالميتخة" (ابوداؤد)

ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ جب اس کی پٹائی کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی مٹی کی ایک مٹھی بھر کر اس کے منہ پر دے ماری۔

"ثم اخذ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ترابا من الارض فرمی به فی وجهه" (رواه ابوداؤد عن عبد الرحمٰن بن الازهر)

یہ وہ نکبت اور ذلت ہے جو دنیا میں ایک شرابی کے حصے میں آتی ہے۔ ایک شرابی جب چڑھا لیتا ہے تو پھر آسمان کی سناتا ہے، زمین اور اس پر چلنے والی خلق خدا کو وہ بالکل خاطر میں نہیں لاتا، گو اس کا سر پائے ساقی پر ہوتا ہے مگر دماغ عرش پر ہوتا ہے۔ ایسے برخود غلط لوگوں کا دماغ ٹھکانے پر لانے کیلئے سزا کا رنگ بھی جو تشخیص ہوا، وہی محل و موقع اور پس منظر کے اعتبار سے فطری بھی ہے۔

منہ پر چپیڑیں، طمانچے، تھپڑ رسید کرنا، جوتوں سے پٹائی، لاٹھیوں اور چھڑیوں سے اس کی مرمت کر کے

اس کو پھر ڈمیٹ کرنا اور سب سے آخر میں اس کے منہ پر مٹی اٹھا کر دے مارنا، ذلت کی انتہا ہے۔

غور فرمائیے، ایک شرابی کا اسلام میں کیا مقام اور جگہ ہے لیکن آجکل جو جتنا شرابی اور کبابی، اتنا ہی وہ اونچے منصب اور عہدہ کا وارث بھی۔ اس پر یہی کہا جاسکتا ہے کہ:

شرم تم کو مگر نہیں آتی!

آخرت کی رسوائی کا نمونہ:

"عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ ۔ ۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل مسکر حرام ان علی اللہ عهدا لمن یشرب المسکر ان یسقیه من طینة الخبال قالوا یا رسول اللہ وما طینة الخبال؟ قال عرق اهل النار وعصارة اهل النار" (مسلم)

فرمایا: ہر نشہ آور شے حرام ہے، اللہ کا یہ وعدہ ہے کہ جو شخص نشہ آور چیز پیتا ہے، اسے "طینة الخبال" پلائے گا: صحابہؓ نے عرض کی، "حضور، طینة الخبال کیا شے ہے؟" فرمایا "دوزخیوں کا پسینہ اور دوزخیوں کا بہتا ہوا لہو اور پیپ!"

ساغر و پیمانہ، مینا اور بلوریں گلاسوں میں "شراب" پینے والوں کا اب یہ عالم ہوگا کہ:

ان کے پینے کو دوزخیوں کا پسینہ دیا جائیگا یا ان کا لہو اور پیپ۔ العیاذ باللہ!

اس کی وجہ یہ ہے کہ، شراب پی کر کام بھی ان کے ایسے ہی گندے اور شرمناک اور مکروہ ہوتے تھے کہ ان کے تصور اور ذکر سے بھی گھن آنے لگ جاتی ہے کہ اخروی جزا اور سزا اسی قسم کی ہوں گی، ان کے ثمرات اور نتائج وہی ہونگے جو ان کے تعامل حیات اور روز و شب کیلئے روح کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کاش! ان کو اس دن کا ہوش رہے!

قرآن حکیم نے "شراب" کو پلید شے قرار دیا ہے اور اسے شیطان کا ایک معمول بتایا ہے ۔ جس کے بعد خدا یاد رہتا ہے نہ رسول، حیا نہ وفا۔ اناللہ!

دوا کا بہانہ:

"عن وائل الحضرمی ان طارق بن سوید سأل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الخمر فنهاه فقال انما اصنعها للدواء فقال انه لیس بدواء ولکنه داء" (مسلم)

حضرت طارق بن سوید نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شراب کی بابت پوچھا، تو آپؐ نے اسے منع فرما دیا۔ اس نے کہا کہ، میں تو اسے دوائی کے لئے بناتا ہوں، فرمایا: وہ دوا نہیں بلکہ

خود بیماری ہے۔"

ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام شے میں دوائیت رکھی ہی نہیں۔ یعنی ایسی دوا کہ شفا تو ہو لیکن کسی دوسری معنوی بیماری کا بھی سبب نہ بنے، ناممکن ہے۔

دوائی کا بہانہ بدلوگوں کے لئے بھی بہانہ بن جاتا ہے، اس لئے یہ دوائی ان کے لئے مستقل بیماری بن جاتی ہے۔ بندے تو کجا، صحابہ کرامؓ بیمار جانوروں کے لئے بھی اس کے استعمال کی اجازت نہیں دیتے تھے۔

"عن نافع عن ابن عمر ان غلاما له سقی بعیرا له خمرا فتواعده" (مصنف عبد الرزاق)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام نے ان کے ایک اونٹ کو (بغرض علاج) شراب پلا دی تو آپ نے اس کو ڈانٹا۔"

حضرت امام ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ صحابہؓ اونٹوں کی مالش کے لئے "دُردِ شراب" کے ملنے کی بھی اجازت نہیں دیتے تھے:

"کانوا یکرھون ان یسقوا دوابھم الخمر وان یتدلکوا بدردی الخمر" (عبد الرزاق)

جانوروں کو اس کی مالش سے شاید اس لئے روکا کہ قرآنِ حمید نے اسے "رجس" پلید شے قرار دیا ہے۔ پلید شے کا استعمال صرف اندرونی طور پر ممنوع نہیں، بیرونی طور پر بھی ممنوع ہوتا ہے۔ پھر بے زبان جانوروں کے ساتھ تو ایسا معاملہ اور ہی بے انصافی کی بات ہے۔

یہ ساری باتیں سد ذرائع کی حیثیت رکھتی ہیں، بہر حال شراب کے سلسلے میں جو اجنبیت پائی جاتی ہے، ایسا کام نہ کیا جائے کہ وہ بھی جاتی رہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شراب سے علاج کرنے سے منع فرمایا کرتی تھیں:

"عن الزھری ان عائشۃ کانت تنھی عن الدواء بالخمر" (ایضاً)

طاقت کیلئے:

"عن دیلم الحمیری قال قلت یا رسول اللہ انا بارض باردۃ ونعالج فیھا عملا شدیدا وانا نتخذ شرابا من ھذا القمح نتقوی بہ علی اعمالنا وعلی برد بلادنا قال ھل یسکر؟ قلت نعم، قال فاجتنبوہ قلت ان الناس غیر تارکیہ قال ان لم یترکوہ قاتلوھم" (ابوداؤد وعبد الرزاق)

"حضرت دیلمی فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی، حضور! ہم سرد علاقہ میں رہتے ہیں اور ہمیں سخت کام کرنا ہوتا ہے اور اس گیہوں سے ہم شراب تیار کرتے ہیں اور اسے قوت کار اور علاقہ کی سردی

کے توڑ کے طور پر استعمال کرتے ہیں (کیا یہ جائز ہے؟) فرمایا: کیا یہ نشہ آور شے ہے؟ عرض کی، "جی ہاں"! فرمایا: (تو پھر) اس سے پرہیز کرو! میں نے عرض کی: "حضور! لوگ تو اسے چھوڑنے کے نہیں"! فرمایا: "اگر وہ چھوڑنے کے نہیں ہیں تو پھر ان کے خلاف جنگ کرو"!

غور فرمائیے، بظاہر یہ دونوں باتیں، قوت کا راز اور سردی کا توڑ، نہایت معقول باتیں ہیں۔ پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ سارے علاقہ کی بات ہے جس میں مسلم اور غیر مسلم سبھی لوگ ہو سکتے ہیں، لیکن ان تمام دواعی اور تقاضوں کے باوجود رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی اجازت نہیں دی اور کسی کو نہیں دی۔ اور کوئی بھی استثناء ذکر نہیں فرمایا۔ تو معلوم ہوا کہ ہمارے حکمرانوں کی یہ عالی ظرفی اور فیاضی کہ غیر مسلم شراب کی دوکانیں کھول سکتے ہیں اور غیر مسلم خرید سکتے ہیں اور اسے پی سکتے ہیں، اصولی طور پر بھی محلِ نظر ہے اور خود غیر مسلم عوام کے لئے بھی کچھ مفید بات نہیں ہے ــــ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طرزِ عمل کے بھی سخت خلاف رویہ ہے۔ جس کی توقع ایک ایسے شخص سے نہیں کی جا سکتی جو اسلامی نظامِ حیات کا داعی اور نقیب بھی ہو۔

وہ اعمال اور اقدار جن سے ملکی فضائیں غلط متاثر ہو سکتی ہیں اور وہ ملک اور قوم کے اخلاق، تعلق باللہ، کردار، شرافت اور نیکی کے چشمۂ صافی کو مکدر کر سکتی ہیں۔ ان کے سلسلے میں "استثناء" سیاسی بے دانشی کی بات ہوتی ہے۔ شراب ایک ایسی بلا ہے جہاں قدم رکھتی ہے، اس علاقے کیلئے بلائے بے درماں ثابت ہوتی ہے۔ دوائی سے زیادہ بیماری، طاقت سے زیادہ فتنہ اور عیاشی۔ شراب خانہ خراب، کی وہ بیناد سوغاتیں ہیں جو پہلے ہی مرحلہ میں محسوس ہونے لگ جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں شراب انتہائی گھناؤنی معصیت ہے۔ وہ اس پر سخت ناراض ہوتا ہے۔

"وحلف ربی عز وجل بعزتی لا یشرب عبد من عبیدی جرعۃ من خمر الا سقیتہ من الصدید مثلہا" (احمد)

"میرے رب نے اپنی عزت اور جلال کی قسم کھا کر کہا ہے کہ میرے بندوں میں سے جس نے بھی شراب کا ایک گھونٹ پیا، میں اسے دوزخیوں کی پیپ ہی پلاؤں گا"

مومن کی تو شان یہ ہے کہ ایک طرف سارا جہان ہو اور دوسری طرف رب کی بات ہو، تو وہ سب کو ٹھکرا کر رب کی بات کو مقدم رکھتا ہے۔ یہ کیا ایمان ہوا کہ مٹھی بھر اقلیت کے لئے رب العالمین کی ناراضگی کی بھی پرواہ نہ کی جائے۔